سوال

(431) ماز تراویح چار رکعت ایک سلام سے پڑھی جائے یا دو

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

نماز تراویح دو دو رکعت پڑھنے کا حکم یا چار چار رکعت اگر نماز تراویح چار رکعت ایک سلام سے پڑھی جائے تو دو رکعت کے بعد عمداً قعدہ یعنی تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھیں تو کیا یہ نماز صحیح ہوگی۔ (سائل مذکور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حدیث شریف میں رات کی نماز دو دو رکعت آئی ہے۔ مگر چار بھی آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔ ایسا بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ نے آخر میں قعدہ کیا ایسے مسائل میں نزاع نہیں کرنی چاہیے۔

تتمہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان سوالات میں کہ زید کہتا ہے نماز تراویح کچھ نہیں بدعت ہے نہ وہ پڑھتا ہے۔ اور نہ کسی کو پڑھنے دیتا ہے۔ جو آدمی نماز تراویح پڑھنے آتا ہے۔ اس کو مسجد سے بھگا دیتا ہے۔ نماز تراویح کو اول رات جماعت سے پڑھنا یہ سب کاموں کو بدعت کہتا ہے۔

2۔ نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے۔ یا درست؟

3۔ مسجد میں محراب بنانا بدعت ہے۔ جس میں محراب ہو قطعاً نماز نہ ہوگی۔؟ کہتا ہے درست ہے یا نہیں؟

4۔ صدقہ فطر غیر صالح یعنی جو لوگ تمام شرعی کاموں ایمان رکھتا ہے۔ مگر عملاً کبھی نماز چھوڑتا ہے گانا سنتا ہے۔ نشہ پیتا ہے وغیرہ اس قسم کے آدمی کو دینا درست ہے یا نہیں؟

5۔ رمضان میں رسول اللہ ﷺ تراویح و تہجد دونوں ساتھ پڑھتے تھے۔ یا صرف تہجد اس بارے میں رسول اللہ ﷺ و اصحاب کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اجمعین کا کیا عمل تھا۔ بینوا بالدلیل توجروا

الجواب۔ 1۔ زید کہتا ہے تراویح کی نماز سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے۔ جیسا کہ صحاح ستہ کی صحیح حدیثوں سے پتہ چلتا ہے۔بخاری و مسلم میں ہے۔

"عن ابی سلمة بن عبد الرحمان انه سال عن عائشة کیف کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت کا کان یزید فی رمضان ولافی غیره علی احدي عشرة رکعة الخ"

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی ابن کعب و تمیم داری کو تراویح کی نماز پڑھانے کےلئے امام مقرر کر دیا تھا۔چنانچہ موطا امام مالک میں ہے۔

"عن السائب بن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب ابن بن کعب و تمم داري ان یقوما للناس باحدي عشرة رکعة"

اور اس نماز کو شب وسطا اور آخر شب میں ہر طرح پڑھنا جائز ہے۔ حضور ﷺ نے اکثر آخر شب میں پڑھی ہے۔ایک مرتبہ اول شب سے آخر تک بھی پڑھی ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین آپ کے پیچھے جماعت سے پڑھتے تھے فرض ہونے کے خوف سے آپ نے منع فرمایا جب آپ کا انتقال ہوگیا (ﷺ) تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے جماعت سے نماز پڑھی ہے پہلے زمانے میں اس نماز کو قیام الیل کہتے تھے۔ بعد میں اس کو تراویح کہنے لگے۔ نام کے بدلنے سے ماہیت نہیں بدلتی۔ اس کی نظیریں بہت سی ہیں۔ اور تراویح پڑھانے والے کو مسجد سے نکال دینا سخت گناہ ہے۔ اور نکالنے والا "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ" کے مصداق ٹھرے گا۔

2۔ فرض نمازوں کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز بلکہ سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

"مامن عبج بسط کفیه فی دبر کل صلوة (الحدیث) رواه الحافظ ابو بکر بن السنی عن الاسود العامري عن ابیه قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم الفجر فلما انحرف رفع یدیه ودعا الخ رواه الحافظ ابو بکر بن ابی شیبة عن محمد بن یحیی الاسلمی قال رایت عبد الله بن العزیز وراي رجلا رافعا یدیه قبل ان یفرغ من صلوة فلما فرغ منها قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یرفع یدیه حتی یفرغ من صلوة" (رجاله ثقات کذافی کتاب فضل الدعافی احادیث رفع الیدین فی الدعاء)

3۔ بعض کے نزدیک بدعت ہے۔ مگر راقم کے نزدیک جائز ہے۔ اور جس مسجد میں محراب ہے۔ اس نماز میں بلا کراہت جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصوب

4۔ دے سکتے ہیں۔ بشرطیہ کہ غریب۔ مسکین۔ ضرورتمند مستحق ہو۔ زکواۃ تالیف کی حیثیت سے جب کہ غیر مسلم کو دے سکتے ہیں تو مسلم فاسق کو بدرجہ اولیٰ دینا جائز ہے۔

5۔ اس کا جواب پہلے سوال میں آچکا ہے۔ اگر عشاء کے بعد قیام الیل کر لیا جائے تو یہ تراویح ہے اور سو جانے کے بعد وسط یا آخر شب میں قیام الیل کرے تو یہ تہجد ہے اور دونوں طرح جائز ہے۔ جب اول شب میں پڑھ لیا تو آخر شب میں تہجد پڑھنا چاہیے۔ اور اگر آخر شب میں پڑھا تو وہی تراویح اور وہی تہجد ہوجائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص604

محدث فتویٰ